بھانوکر۔ اکبری کالی داس۔ جگنا تھ پنڈت راج۔ امروت۔ پنڈت ڈریک ڈھل۔ ہری نارائن مصرا، مسی تھر لکشمی پتی۔ وغیرہ" اس قدر بطور تمہید لکھنے کے بعد پروفیسر ڈاکٹر چودھری نے اصل مضمون شروع کیا ہے جس کا خلاصہ کسی آئندہ اشاعت میں نذرِ قارئین کیا جائے گا۔

مولانا شبلی نے تو صرف عالمگیر کی ہی نسبت کہا تھا کہ

تمہیں لے دے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا کہ عالمگیر ہندو کش تھا۔ ظالم تھا ستمگر تھا۔

لیکن ایک عالمگیر کیا؟ آج تو ہر مسلمان بادشاہ ہی عالمگیر سمجھا جاتا ہے۔ بہرحال تاریخ کے صفحات پر جو واقعات نقش ہیں وہ تو ایسی آسانی سے نہیں مٹ سکتے!

اسلامک کلچر حیدرآباد دکن کا اس قدر بلند پایہ سہ ماہی علمی رسالہ ہے کہ اگر وہاں دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ۔ دائرۃ المعارف وغیرہ علمی ادارے نہ ہوتے تو ایک یہ ہی رسالہ علمی دنیا میں حیدرآباد اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی عظمت و وقار قائم کرنے کے لئے کافی ہوتا۔ مشرق و مغرب کے بڑے بڑے اسلامیات و مشرقیات کے محقق اور فاضل اس میں مقالات لکھتے رہے ہیں اور بے شبہ اس رسالہ نے اپنی پچیس۲۵ سال کی زندگی میں اسلامی و مشرقی علوم و فنون پر اس قدر عمدہ ذخیرہ فراہم کر دیا ہے جو کسی ملک کے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے ۱۹۲۷ء سے نظام گورنمنٹ اس کو پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دیتی رہی ہے اور اسی کی وجہ سے اسلامک کلچر پابندی اور اپنی شان کے ساتھ برابر جاری رہا ہے۔ لیکن حیدرآباد کی موجودہ حکومت نے اس امداد کو بند کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ابھی پچھلے دنوں سلور جوبلی نمبر کے نام سے تقریباً دو سال کی مدت کے بعد اب اس رسالہ کا ایک نمبر نکلا ہے۔ اور اڈیٹر صاحب نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے کہ اگر حکومت نے امداد نہیں کی تو یہ رسالہ جاری نہیں رہ سکتا۔ ہم حکومت حیدرآباد سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کی امداد فوراً جاری کر دے۔ ورنہ اگر یہ بند ہو گیا جس کا موجودہ حالات میں قوی امکان ہے تو یہ علمی دنیا کا ایک بڑا ازبس سخت حادثہ اور حکومت کے دامن پر ایک بدنما داغ ہوگا۔